ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

علوم اسلامیہ میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے استعمال کا منہجی و فقہی جائزہ

(تحقیقی طریقۂ کار کے تناظر میں)

Methodological and Jurisprudential Review of the Use of Artificial Intelligence in Islamic Studies: A Perspective on Research Methodology

Liaqat Ali Qadri
Ph.D. scholar, Islamic Studies, NCBA&E Lahore.
E-Mail:peer.qusuri@gmail.com
Dr. Farooq Ali
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
NCBA&E, DHA Campus, Lahore
Email: abuahmadfarooq@gmail.com

Abstract:
Artificial Intelligence (AI) has emerged as one of the most transformative technologies of the twenty-first century, significantly influencing various academic disciplines, including Islamic Studies. AI-powered tools facilitate the retrieval, organization, analysis, translation, and summarization of vast collections of Islamic literature, thereby enhancing the efficiency and accessibility of scholarly research. However, alongside these advantages, AI raises important methodological, jurisprudential, and ethical questions concerning the authenticity of information, academic integrity, legal responsibility, and the limits of machine-generated knowledge.

This study critically examines the use of Artificial Intelligence in Islamic Studies from the perspectives of Islamic research methodology (Manhaj al-Baḥth) and Islamic jurisprudence (Fiqh). It explores the opportunities AI provides in the fields of Qur'anic studies, Hadith sciences, Fiqh, Tafsir, Arabic language processing, digital manuscript analysis, and academic writing, while also highlighting its limitations in deriving legal rulings, issuing fatwas, and interpreting religious texts.

The research concludes that Artificial Intelligence is a valuable research assistant rather than an independent authority in Islamic scholarship. According to established juristic principles, the use of AI is fundamentally permissible (Mubāḥ) as long as it serves lawful purposes and does not violate the principles of Shariah, academic honesty, intellectual property rights, or research ethics. AI-generated content must always be verified through authentic primary Islamic sources, and no legal or theological conclusions should be based solely on machine-generated outputs without expert scholarly evaluation.

The study further emphasizes that human expertise, critical reasoning, and qualified scholarly judgment remain indispensable in Islamic research. AI should therefore be employed as a supportive technological tool under the supervision of competent researchers and scholars. Finally, the research recommends the formulation of ethical guidelines for AI-assisted Islamic research, the development of authenticated Islamic AI databases, and the integration of AI literacy into the curricula of Islamic universities to ensure responsible, accurate, and Shariah-compliant use of this emerging technology.

Keywords: *Artificial Intelligence, Islamic Studies, Research Methodology, Islamic Jurisprudence, Fiqh, Tafsir, Hadith, Academic Ethics, Digital Humanities, Islamic Research.*

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

تعارف:

موجودہ دور کو ڈیجیٹل انقلاب اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کا دور کہا جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت نے تعلیم، طب، صنعت، تجارت، قانون اور تحقیق سمیت تقریباً ہر شعبۂ زندگی کو متاثر کیا ہے۔ علومِ اسلامیہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ قرآن و حدیث کی تلاش، تفاسیر کا تقابلی مطالعہ، فقہی ذخیرے کی ڈیجیٹل ترتیب، مخطوطات کی شناخت، حدیث کی تخریج، عربی زبان کے تجزیے اور علمی مواد کی درجہ بندی جیسے متعدد کام اب مصنوعی ذہانت کی مدد سے پہلے کی نسبت زیادہ تیزی اور سہولت سے انجام دیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت اسلامی تحقیقات میں ایک مفید معاون (Research Assistant) کی حیثیت رکھتی ہے، تاہم اس کے استعمال سے متعدد منہجی، فقہی اور اخلاقی سوالات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر: کیا AI سے حاصل شدہ معلومات کو بلا تحقیق قبول کیا جا سکتا ہے؟ کیا فقہی فتویٰ یا شرعی حکم کی بنیاد AI پر رکھی جا سکتی ہے؟ تحقیق میں AI کے استعمال کی شرعی حدود کیا ہیں؟ علمی امانت، حوالہ نویسی، حقوقِ ملکیت اور تحقیق کی دیانت کو کس طرح محفوظ رکھا جائے؟

یہ تمام سوالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کا اسلامی تحقیقی منہج اور فقہی اصولوں کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تاکہ اس جدید ٹیکنالوجی سے صحیح انداز میں استفادہ بھی کیا جا سکے اور اس کے ممکنہ نقصانات سے بھی بچا جا سکے۔

موضوع کی اہمیت

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ایسے کمپیوٹر نظام یا سافٹ ویئر کو کہا جاتا ہے جو انسانی ذہانت سے مشابہ کام انجام دے سکے، جیسے معلومات کا تجزیہ، سوالات کے جوابات، زبان کا ترجمہ، متن کی تیاری، تصویروں کی شناخت اور فیصلوں میں معاونت۔ اسلامی علوم میں AI کی آمد نے تحقیقی عمل میں غیر معمولی سہولت پیدا کی ہے۔ ہزاروں جلدوں پر مشتمل تفاسیر، شروحِ حدیث، فقہی انسائیکلوپیڈیاز اور عربی لغات اب چند سیکنڈ میں قابلِ رسائی ہیں۔ تاہم AI بنیادی طور پر ایک مشینی نظام ہے جو اپنے تربیتی مواد (Training Data) کی بنیاد پر نتائج پیش کرتا ہے، اس لیے اس کی ہر بات کو قطعی علمی یا شرعی حجت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس تحقیق کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

- علومِ اسلامیہ میں AI کے بڑھتے ہوئے استعمال کا جائزہ۔
- اسلامی تحقیقی اصولوں کے مطابق AI کی حدود کا تعین۔
- فقہی اعتبار سے AI کے استعمال کی مشروعیت کا مطالعہ۔
- علمی دیانت اور امانت کے تقاضوں کی وضاحت۔

تحقیق کا بنیادی سوال

تحقیقی طریقۂ کار کے تناظر میں علومِ اسلامیہ میں مصنوعی ذہانت کا استعمال کن حدود کے اندر جائز اور مفید ہے، اور اس کے منہجی و فقہی تقاضے کیا ہیں؟

تحقیق کے مقاصد

- مصنوعی ذہانت کے تصور کی وضاحت۔
- اسلامی تحقیق میں AI کے استعمال کے میدانوں کا تعارف۔
- تحقیقی منہج پر AI کے اثرات کا جائزہ۔
- فقہی اصولوں کی روشنی میں AI کے استعمال کا حکم بیان کرنا۔
- AI کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی نشاندہی۔
- مستقبل کے لیے عملی رہنما اصول مرتب کرنا۔

اکیسویں صدی کو انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی صدی قرار دیا جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت نے تعلیم، طب، قانون، معیشت اور سائنسی تحقیق کے ساتھ ساتھ مذہبی علوم کے میدان میں بھی غیر معمولی تبدیلی پیدا کی ہے۔ آج قرآن کریم، حدیث، فقہ، تفسیر، اصولِ فقہ، عربی لغت اور اسلامی مخطوطات کے لاکھوں صفحات ڈیجیٹل صورت میں دستیاب ہیں، جنہیں AI کی مدد سے چند لمحوں میں تلاش، مرتب اور تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence)کا مفہوم

مصنوعی ذہانت سے مراد ایسے کمپیوٹر نظام یا پروگرام ہیں جو انسانی ذہانت سے مشابہ کام انجام دیں، جیسے: معلومات کا تجزیہ، زبان کو سمجھنا، سوالات کے جوابات دینا، متن تیار کرنا، ترجمہ کرنا، تصاویر کی شناخت اور منطقی انداز میں معلومات کو ترتیب دینا:

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) دو الفاظ "مصنوعی اور ذہانت کا مجموعہ ہے جن کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

- لفظ "مصنوعی" کا معنی ہے بنائی گئی، غیر فطری یا انسان کے ذریعے تیار کی گئی کوئی چیز۔
- لفظ "ذہانت" کا معنی ہے سمجھنے، سوچنے، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔

جب مذکورہ الفاظ کے معانی کو اکٹھا کر کے بیان کیا جائے تو مصنوعی ذہانت کا معنی کچھ یوں بنتا ہے۔

"انسان کا بنایا ہوا ایسا نظام یا مشین جو انسانی ذہانت کی نقل کرے"۔[1]

اصطلاحی معنی

اصطلاحاً "مصنوعی ذہانت" سے مراد کمپیوٹر یا جدید مشین کی مدد سے تیار کردہ ایسی سائنس یا ٹیکنالوجی ہے جو انسانی ذہن کی طرح کام کرتے ہوئے خودکار طریقے سے سیکھنے(Learning)، سمجھنے(Understanding) فیصلہ کرنے،(Decision Making) مسئلہ حل کرنے،(Problem Solving) اور زبان یا آواز کو پہچاننے،(Speech/Language Recognition) کی صلاحیت رکھتی ہو۔ مصنوعی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے جان میکارتھے (John McCarthy) لکھتے ہیں:

> Artificial Intelligence is the science and engineering of making intelligent machines, especially intelligent computer programs."[2]

مصنوعی ذہانت، ذہین مشینیں، خاص طور پر ذہین کمپیوٹر پروگرام بنانے کا سائنس اور انجینئرنگ ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ٹولز

عصر حاضر میں یوں تو متعدد "اے آئی ٹولز(Al Tolle's) یا سرچ انجنز(Search Enjoins) گوگل (Google) اور گوگل پلے سٹور (Google Play Store) پر ایپلی کیشن کی صورت میں دستیاب ہیں، جن سے آج کے طلباء اور ریسرچ اسکالرز استفادہ کر رہے ہیں البتہ 2025 میں مندرجہ ذیل اے آئی (AI) ٹولز زیادہ مؤثر، تیز رفتار اور سہل کاری میں اپنی مثال آپ ہیں۔

1۔چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT)

یہ انتہائی مقبول لارج لینگویج ماڈل (LLM) ہے جو اوپن اے آئی (OpenAI) نے تیار کیا ہے۔ ChatGPT 3.5 آرکیٹیکچر پر چلتا ہے اور بنیادی طور پر مواد کی تخلیق (content generation) میں مدد دیتا ہے۔ پرامپٹس (prompts) کے ساتھ صحیح معلومات فراہم کر سکتا ہے، مواد تیار کر سکتا ہے اور حقیقی دنیا کی گفتگو کی مشابہت کر سکتا ہے۔ حال ہی اس کا ورژن پانچ (Virgin:s) آیا ہے جو کمال کی چیز ہے۔ این ایل پی (NLP) کی مدد سے نیچرل لینگویج پراسیس (Natural Language Processing) کا استعمال کر کے قدرتی اور روان گفتگو کر سکتا ہے۔ سیاق و سباق کی آگاہی کی (contextual awareness) مہارت رکھتا ہے۔ متعدد زبانوں کی حمایت کرتا ہے۔[3]

2۔گرائمر لی(Grammarly):

یہ ایک Al سے چلنے والا رائٹنگ اسسٹنٹ ہے جو تحریر کو بہتر بناتا ہے۔ مواد کو وضاحت، درستگی، پڑھنے میں آسانی، اور مجموعی معیار کے لحاظ سے پرکھتا ہے اور لکھنے کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے قابل عمل تجاویز فراہم کرتا ہے۔ یہ گرائمر اور ہجے کی جانچ، انداز کی بہتری، لہجے کی ترتیب، اور الفاظ کے ذخیرے میں

---

[1] Russell, Stuart & Norvig, Peter. Artificial Intelligence: A Modern Approach. Pearson.

[2] 1McCarthy, J., What is Artificial Intelligence? Stanford University, 2007.

[3] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اضافہ کی بھی تجاویز دیتا ہے۔ غیر ارادی سرقہ (Plagiarism) کا پتہ لگا کر تحریر کی اصلیت اور انفرادیت برقرار رکھتا ہے۔ حوالہ جات شامل کرنے یا منظم کرنے کے لیے Citation Tools مختلف فارمیٹس APA, MLA, Chicago وغیرہ کے لیے بھی مدد گار ہے۔[1]

3۔نوشن اے آئی (Notion AI)

یہ مصنوعی ذہانت کی خصوصیات سے مربوط ایک سوٹ (suite) ہے اور ایک ذاتی نوعیت کا ایجنٹ ہے جو براہ راست نوشن ورک اسپیس (Notion workspace) میں بنایا گیا ہے تاکہ صارفین کو زیادہ موثر طریقے سے لکھنے، بنانے، خودکار کرنے اور تلاش کرنے میں مدد ملے۔ یہ انتہائی متعلقہ مدد فراہم کرنے کے لیے آپ کے موجودہ نوٹس، دستاویزات، اور منسلک ایپس جیسے Slack اور Google Drive کے سیاق وسباق کا استعمال کرتے ہوئے ایک سوچے سمجھے ساتھی اور ایک خودکار ٹیم کے ساتھی کے طور پر کام کرتا ہے۔[2]

4۔کیول بوٹ (Quillbot):

ایک تخلیقی AI ٹول ہے جو تحریری مواد کی تشریح، خلاصہ اور گرائمر کی غلطیوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور تحریری مواد کو مختصر کرنے یا مرکزی خیال کو برقرار رکھتے ہوئے اسائنمنٹ کو چیک کرنے اور اسے دوبارہ لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مترادف سلائیڈز کے متن کی تبدیلی اور درستگی پر مکمل کنٹرول فراہم کرتا ہے۔[3]

5۔وولفرم الفا اسلیم (Wolfram Alpha STEM):

طلباء کے لیے ایک ضروری AI ٹول ہے، جو پیچیدہ ریاضیاتی اور سائنسی مسائل کا فوری حل فراہم کرتا ہے۔ ریاضی، طبیعیات، اور انجینئرنگ کے مسائل کے حل کے لیے مرحلہ وار منصوبہ بندی کرتا ہے اور سائنسی تصورات کی AI پر مبنی وضاحتیں اور تکنیکی مضامین کے لیے پر سنلائزڈ ٹیوشن پیش کرتا ہے۔[4]

6: "Otter.AI" .

اے آئی کی مدد سے چلنے والا ٹرانسکرپشن ٹول ہے جو طلباء کو لیکچرز، انٹرویوز اور میٹنگز کو نقل کرنے میں مدد دیتا ہے، بولے جانے والے الفاظ کو آسانی کے ساتھ متن میں تبدیل کرتا ہے۔ ریکس ٹائم میں خودکار طریقے لیکچر ٹرانسکرپشن کی صلاحیت رکھتا ہے، اے آئی کی مدد تقاریر کی درست شناخت کر سکتا ہے۔[5]

7۔ ایلیٹ (Elicit):

یہ ایک اے آئی ریسرچ اسسٹنٹ ہے جو تحقیق کرنے والے طلباء کے لیے ایک بہترین AI سے چلنے والا لٹریچر ریویو ٹول ہے یہ اکیڈمک پیپر کا خلاصہ بنانے میں مدد کرتا ہے، تحقیقی منصوبوں کے لیے حوالہ جات فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے اور علمی مضامین تک فوری رسائی کو آسان بناتا ہے۔[6]

8۔ "(Exam AI)

[1] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[2] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[3] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[4] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[5] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[6] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

امتحانات کی تیاری میں مدد دینے والا طاقتور اے آئی ٹول ہے جو AI سے تیار کردہ کوئزز، فلیش کارڈز، اور اسٹڈی گائیڈز پیش کرتا ہے۔[1]

9-Nifty:

یہ ایک آل ان ون پروجیکٹ مینجمنٹ آپریٹنگ سسٹم (OS) ہے۔اساتذہ(Nifty (Educators کا استعمال کرکے ورچوئل کلاس رومز قائم کرسکتے ہیں۔ کمپنیاں اس کے ذریعے تربیتی (training) اور نئے ملازمین کی رہنمائی (onboarding) کی سرگرمیاں چلاسکتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی لوگ Nifty کو اپنی تعلیمی پیش رفت کو ٹریک کرنے، شیڈول پر قائم رہنے، نوٹس مرتب کرنے، اور بہت کچھ کرنے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ خیالات کے تبادلے (Discussions)، برین اسٹورمنگ، مسئلہ حل کرنے، گروپ لرننگ وغیرہ کو ممکن بناتا ہے۔اس کے استعمال سے فائلیں شیئر کی جاسکتی ہیں، مخصوص موضوعات پر علیحدہ تھریڈز بنائے جاسکتے ہیں۔اس کی مدد سے سوال وجواب (Q&A) سیشن منعقد کیے جاسکتے ہیں، اور گفتگو سے حاصل شدہ قابل عمل نکات کو ٹوڈولسٹ (To-do list) میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔Nifty Docs کے ذریعے ایک مرکزی علمی ذخیرہ (centralized knowledge base) تیار کیا جاسکتا ہے۔ متعلمین (leamers) مشترکہ دستاویزات (shared documents) کو دیکھنے، ترمیم کرنے، نئی دستاویزات بنانے اور تبصرے کرنے کے ذریعے باہمی تعاون (collaboration) کرسکتے ہیں۔اساتذہ(educators) تجزے (commenting) کے فیچر کو استعمال کرتے ہوئے طلبہ کو فیڈ بیک دے سکتے ہیں یا ان کے سوالات کے جوابات فراہم کرسکتے ہیں۔اسی طرح یہ ٹاسک مینیجمنٹ (Task Management) میں بہترین مددگار ہے۔انٹر ایکٹو کیلنڈر بنانے میں بھی مددگار ہے اس کی مدد سے ٹائم ٹیبل کو دن، ہفتہ اور ماہ کے حساب سے منظم کیا جاسکتا ہے۔[2]

10-اے آئی سمرائزر (AI) Summarizer)

یہ ایک فریمیم (freemium) ٹول ہے جو طویل تحریروں کو خودکار طریقے سے مختصر کرتا ہے، اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس (Artificial Intelligence) الگورتھمز (algorithms) کی مدد سے یہ کام انجام دیتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر سب سے پہلے متن کے اہم نکات کی شناخت کرتا ہے اور پھر انہی نکات کی بنیاد پر مختصر خلاصہ تیار کرتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر طلبہ کے لیے تحقیقی مقالوں کے خلاصہ جات(Abstracts)، مضامین کی سمریز (Summaries) اور دیگر مشابہ کاموں میں بہت مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔[3]

11-کلک اپ :(ClickUp)

یہ ایک پروجیکٹ مینجمنٹ ٹول ہے جسے طلبہ اپنے کاموں کو منظم کرنے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔اسائنمنٹس کو سب سے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا ہو یا مختلف ویوز Calendar Kanban اور Swimlane وغیرہ میں پیش رفت کا جائزہ لینا ہو تو ClickUp زیادہ تر طلبہ کی ضروریات پوری کرتا ہے۔[4]

12-گریڈ سکوپ :(Gradescope)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، ایک آن لائن گریڈنگ اور اسیسمنٹ پلیٹ فارم ہے جو تعلیمی اداروں کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ اساتذہ کو اسائنمنٹس ڈیجیٹل طور پر بنانے، تقسیم کرنے، اور گریڈ کرنے کی سہولت دیتا ہے، جس سے جائزہ لینے کا عمل آسان اور مؤثر ہو جاتا ہے۔ یہ مختلف ٹولز کا استعمال کرکے درستگی کو یقینی بناتا ہے اور طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے شخصی فیڈبیک (Feedback) فراہم کرتا ہے۔[5]

---

[1] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[2] Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[3] https://www.summarizer.org , Visted Site date , 15-08-2025.

[4] https://help.clickup.com/hc/en-us/articles/19953994898711-Create-itemswith-ClickUp-AI ,Visted Site date , 15-08-2025.

[5] https://www.gradescope.com .Visted Site date , 15-08-2025.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

13- "Adobe Express & Firefly"

AI کی مدد سے چلنے والی تخلیقی ایپ ہے جو طلبہ کو ڈیجیٹل مواد ڈیزائن کرنے اور شیئر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ AI ٹول "Adobe Firefly" کے ساتھ مربوط ہے، جو اے آئی جینریٹو (Generative) ماڈیول ہے جو متن کی بنیاد پر پرامپٹس کو شاندار تصاویر، رنگین پلیٹس، اور متن میں تبدیل کرتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ٹیکسٹ کو امیج میں (Text-to-Image) اور امیج کو تصاویر میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[1]

14. "Generative Fill Brushes":

متن کی وضاحت کے ذریعے موجودہ اشیاء کو ہٹانے یا نئی چیزیں شامل کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ تحریری پرامپٹس کے ذریعے لفظ کو تخلیقی انداز میں دکھاتا ہے۔[2]

15-پروفیسر کو ئر میکر :(ProProfs)

ایک AI سے چلنے والا اسسمنٹ ٹول ہے جو تیز، لچکدار سیکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ آپ کسی بھی موضوع، دستاویز، ویڈیو، یا لنک سے فوری طور پر کوئز تیار کر سکتے ہیں، یا 100,000 + استعمال کے لیے تیار کوئز اور 1,000,000 سے زیادہ فلیش کارڈز کی لائبریری میں سے انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ طلباء کو سمجھنے، پیش رفت کو ٹریک کرنے، اور آسانی سے ٹیسٹوں کی تیاری میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔[3]

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا پس منظر

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) دورِ حاضر کی ایک ایسی سائنسی ایجاد ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کا موجودہ فنی اظہار جدید ٹیکنالوجی کی مرہونِ منت ہے، لیکن اس کا فکری تصور اور اصولی خاکہ بہت قدیم ہے۔ لفظ "Artificial" کا مطلب ہے مصنوعی یا غیر حقیقی، اور "Intelligence" کا مطلب ہے عقل، فہم، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ گویا، مصنوعی ذہانت ایک ایسا خودکار انتظام ہے جو انسانی ذہن کے افعال کی نقالی کرتا ہے۔ یعنی سوچتا ہے، سیکھتا ہے، فیصلے کرتا ہے اور خود کو نئے حالات کے مطابق ڈھالتا ہے۔ عربی زبان میں اس کے لیے "الذكاء الاصطناعي" یا "الشركاء الاصطناعي" کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ اس سے مراد ایک ایسی غیر حقیقی تخلیق ہے جو انسانی عقل کی مانند کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ قرآن مجید نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں خودکار، کلام کرنے والے اور معلومات فراہم کرنے والے عناصر کا ذکر کیا ہے، جو دورِ جدید کی مصنوعی ذہانت پر ایک فکری روشنی ڈالتے ہیں۔ مثلاً:

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۚ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ ۔[4]

اور آپ نے (ایک روز) پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مجھے (آج) ہُدہُد نظر نہیں آ رہا۔ یا وہ ہے ہی غیر حاضر۔

یہ آیت اس نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں ایک پرندہ بھی اطلاعات کے نظام کا حصہ ہے۔ آج کے مصنوعی ذہانت سسٹمز میں بھی اس قسم کی خودکار نگرانی، تجزیہ اور رپورٹنگ کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔

---

[1] https://www.adobe.com/express/learn/blog/desktop-announcement , VistedSite date , 15-08-2025.

[2] https//blog.pincel.app/generative-fill , Visted Site date , 15-08-2025.

[3] nifty.com/https://www.niftypm.com, Visted Site date , 15-08-2025.

[4] النمل:20

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ میں ہے:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔[1]

"قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ (درندے) جانور انسانوں سے کلام نہ کریں، اور جب تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ، اور اس کے جوتے کا تسمہ بات نہ کرے، اور اس کی ران اسے نہ بتائے کہ اس کے اہل خانہ نے اس کے جانے کے بعد کیا کیا ہے۔"

یہ حدیث بظاہر حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر اسے آج کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ اسمارٹ فونز، اسمارٹ واچز، سینسرز، بائیومیٹرک کپڑے اور مصنوعی ذہانت روبوٹس جیسے ایجادات کی شکل میں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے، جو انسان سے کلام "کرتی ہیں اور ان کی سرگرمیوں کی خبر دیتی ہیں۔ یعنی، مصنوعی ذہانت محض ایک سائنسی ایجاد نہیں بلکہ قرآنی فکر اور نبوی پیش گوئیوں کی روشنی میں ایک قابل فہم حقیقت ہے۔

مصنوعی ذہانت کا تاریخی وارتقائی مطالعہ

مصنوعی ذہانت کا تصور اگرچہ آج جدید ٹیکنالوجی کی صورت میں پوری دنیا میں مقبول ہے، تاہم اس کی فکری بنیاد اور ارتقائی سفر کئی دہائیوں پر محیط ہے۔

- 1950ء میں مشہور برطانوی ریاضی دان ایلین ٹورنگ (Alan Turing) نے یہ سوال اٹھایا کہ "کیا مشینیں سوچ سکتی ہیں؟"۔ یہ سوال بعد ازاں مصنوعی ذہانت کی بنیاد بنا۔
- 1956ء میں امریکہ کی ڈارٹماؤتھ کانفرنس میں "Artificial Intelligence" کی اصطلاح پہلی بار رسمی طور پر استعمال ہوئی، جس کے بعد مصنوعی ذہانت ایک مستقل علمی و سائنسی شعبہ بن گیا۔
- 1960ء تا 1970 کی دہائی میں ریاضیاتی حل مشینی ترجمہ اور ابتدائی چیٹ بوٹس پر کام ہوا۔
- 1972 میں جاپان میں WABOT-1 کے نام سے پہلا انسان نما روبوٹ تیار کیا گیا۔
- 1980ء میں Expert Systems متعارف کروائے گئے، جو انسان کی طرح فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔
- 1997ء میں IBM کا سپر کمپیوٹر Deep Blue عالمی شطرنج چیمپئن گری کاسپروف کو شکست دے کر مصنوعی ذہانت کی صلاحیت کا مظاہرہ بن گیا۔
- 2002ء میں روبوٹک ویکیوم کلینرز اور گھریلو مصنوعی ذہانت مصنوعات عام ہوئیں۔
- 2006ء کے بعد فیس بک، ٹویٹر اور نیٹ فلکس جیسی کمپنیوں نے صارفین کے تجزیے، مواد کی ترتیب اور اشتہارات کے لیے مصنوعی ذہانت کو استعمال کرنا شروع کیا۔
- 2011–2013 کے درمیان گوگل، ایپل اور دیگر اداروں نے سوال و جواب پر مبنی اسسٹنٹس (جیسے Google Now، Siri) متعارف کروائے۔
- 2020ء میں Linear Fold مصنوعی ذہانت کی مدد سے دبا کے دوران تیزی سے ویکسین کی تیاری میں پیش رفت ہوئی۔
- 2022–2023ء میں ChatGPT جیسے مصنوعی ذہانت ماڈلز نے تعلیمی، تحقیقی، ادبی اور فنی شعبہ جات میں حیران کن نتائج دیے۔

آج، مصنوعی ذہانت تعلیم، طب، صنعت، زراعت، تجارت، دینی خدمات، عدالتوں اور عسکری نظام میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ مصنوعی ذہانت کی نئی ایجادات انسان کو ایک نئی حقیقت سے روشناس کروا رہی ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ مصنوعی ذہانت نے آج انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو نئی جہت عطا کی ہے، لیکن اس کا ذمہ دار استعمال، اخلاقی رہنمائی اور اسلامی آداب کے دائرے میں رکھنا ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔

[1] الترمذي، محمد بن عيسى، السنن الترمذی شریف، دار الغرب الإسلامي–بيروت الطبعة: الأولى، 1996م، ج4، ص46، ح2181

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

مصنوعی ذہانت کا ارتقاء صرف مشینوں کی ترقی نہیں بلکہ انسان کی فکری، تخلیقی اور سائنسی استعداد کا مظہر ہے، جس کے فکری اصول قرآن و سنت میں پہلے ہی موجود ہیں۔ لہذا، تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو اسلامی اقدار، اخلاقیات اور حدود کے اندر رکھ کر استعمال کرنا نہ صرف ممکن ہے بلکہ مطلوب بھی۔

مصنوعی ذہانت سے استفادہ کی ضرورت و اہمیت

اسلامی تعلیمات کے مطابق ذہانت اور علم اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمت ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلۡأَسۡمَآءَ كُلَّهَا۔[1]

اور اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعًا ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ سَبۡعَ سَمَٰوَٰتٖۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ۔[2]

وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔"

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات ظاہر اور واضح ہے کہ تمام علوم وفنون اللہ تبارک وتعالی کی عطاء ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے انسان نے مصنوعی ذہانت کو ایجاد کیا ہے جو بظاہر انسان کی طرح سوچنے، سمجھنے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، مگر اس کے اعمال وافعال انسانی اختیار یا پروگرامنگ (Programming) کے تابع ہیں۔

مصنوعی ذہانت کا تصور قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام دین فطرت ہے اور قرآن کریم ایک ایسا جامع اور ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے جو ہر دور کے انسان کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے کائنات کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے والی مخلوق قرار دیا ہے، اگرچہ انسان اس کی حقیقت اور کیفیت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ سورۃ الاسراء میں ارشاد باری تعالی ہے:

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبۡعُ وَٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهِنَّۚ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفۡقَهُونَ تَسۡبِيحَهُمۡۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورٗا۔[3]

ساتوں آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بے شک وہ بڑا حلیم و غفور ہے۔"

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر مخلوق کسی نہ کسی درجے میں شعور رکھتی ہے، اگرچہ وہ شعور انسانی عقل کے سانچے میں نہیں ڈھلتا۔ اس سے یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ غیر جاندار اشیاء بھی کسی نہ کسی درجے میں تاثیر رکھتی ہیں، جن سے انسان فوائد حاصل کر سکتا ہے، تاہم یہ اشیاء انسان کی مانند عقل و فہم کی حامل نہیں ہوتیں۔ یہی اصول ہمیں سورۃ الاسراء کی آیت اور دیگر مقامات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر عقلی، اخلاقی اور عملی فضیلت عطا کی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيلٗا۔[4]

یقیناً ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی، انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی، پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فضیلت عطا کی۔"

---

[1] البقرہ:31

[2] البقرہ:29

[3] الاسراء:44

[4] الاسراء:70

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

یہ آیت انسان کے فکری، عملی اور اخلاقی تفوق کی وضاحت کرتی ہے، جو کسی بھی غیر جاندار یا مصنوعی تخلیق کے لیے ممکن نہیں۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اگرچہ انسانی عقل و تجربہ کا نچوڑ ہے، مگر وہ تخلیق خداوندی یعنی انسان کی ہمسری نہیں کر سکتی۔

مصنوعی ذہانت اور احادیث نبویہ ﷺ:

نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث ایسی علامات قیامت پر روشنی ڈالتی ہیں، جنہیں موجودہ دور کی ٹیکنالوجیکل پیش رفت اور مصنوعی ذہانت کی روشنی میں بہتر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔[1]

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں، انسان کا کوڑا، اس کا جوتے کا تسمہ، اور اس کی ران اسے اس کے اہل خانہ کے بارے میں نہ بتائے جو اس کے بعد کیا گیا۔"

علمائے کرام نے اس حدیث کی کئی تعبیرات کی ہیں، تاہم آج کے سائنسی دور میں اسے مصنوعی ذہانت (مصنوعی ذہانت) انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، بائیو سینسرز اور سمارٹ ڈیوائسز کی روشنی میں بھی دیکھا جا سکتا ہے:

درندوں کا انسانوں سے بات کرنا:

موجودہ تحقیق جانوروں کی حرکات و سکنات کو سمجھنے، ترجمہ کرنے، اور ان کی جذباتی کیفیات کو ڈیجیٹل انداز میں ظاہر کرنے کی کوششوں پر مرکوز ہے۔

کوڑے یا جوتے کا تسمہ بولنا:

آج سمارٹ واچز، جوتوں میں نصب سینسرز، اور دیگر پہننے کے قابل آلات (wearables) نہ صرف معلومات ذخیرہ کرتے ہیں بلکہ انسان سے "مکالمہ" بھی کرتے ہیں۔

ران کا اطلاع دینا:

طبی میدان میں بائیو میٹرک سینسرز، ذہانت سے لیس لباس اور میڈیکل مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی انسان کے جسم سے حاصل شدہ ڈیٹا کو سمجھ کر خود اس کو آگاہ کرتی ہے۔ یہ تمام تصورات حدیث نبوی ﷺ کے اشارات کے عین مطابق ہیں، اور اس بات کی علامت ہیں کہ اسلام کی پیش گوئیاں وقت کے ساتھ ساتھ اپنی حقیقت آشکار کرتی رہتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت اور وقت کی تیز رفتاری

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے وقت کی تیز رفتاری کی نشاندہی فرمائی، جو کہ مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے دور کی ایک بڑی خصوصیت بن چکی ہے:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔[2]

"قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا؛ سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، اور گھنٹہ آنکھ جھپکنے کی مانند ہو جائے گا۔"

یہ حدیث اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ وقت کی قدر و قیمت بدل جائے گی، کاموں کی رفتار بڑھ جائے گی، اور وہ امور جو پہلے مہینوں اور سالوں میں انجام پاتے تھے، اب لمحوں میں انجام پذیر ہوں گے۔ بلاشبہ یہ وہی وقت ہے جب مصنوعی ذہانت، روبوٹس، خودکار نظام، اور سافٹ ویئرز نے انسانی زندگی کو غیر معمولی تیزی سے بدل دیا ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت جیسے نظریات اگرچہ دور جدید کی پیداوار ہیں، لیکن ان کے ابتدائی اشارے، امکانات اور اشارات قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔ یہ اشارے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ انسانی فہم، شعور اور فضیلت کو کوئی مصنوعی چیز نہیں پہنچ سکتی۔ مصنوعی ذہانت جیسے نظام انسان کے بنائے ہوئے ہیں، اور وہ صرف اس دائرے میں مفید ہیں جس میں انہیں انسان نے محدود کیا ہے۔ قرآن کریم اور سنت

---

[1] الترمذي، محمد بن عيسى، السنن الترمذی شریف، دار الغرب الإسلامي– بيروت الطبعة: الأولى، 1996م، ج4، ص46، ح2181

[2] الترمذي، محمد بن عيسى، السنن الترمذی شریف، دار الغرب الإسلامي– بيروت الطبعة: الأولى، 1996م، ج4، ص145، ح2332

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

نبویہ ﷺ میں موجود اشارے ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کو بھی اسلامی اخلاقیات اور شرعی اصولوں کے تابع رکھنا لازم ہے۔ لہذا، تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کا استعمال جہاں کئی فوائد کا حامل ہے، وہیں اس کے لیے اسلامی آداب اور اخلاقی ضوابط کی پاسداری از حد ضروری ہے، تاکہ علم کا یہ سفر صرف آسان نہ ہو، بلکہ بابرکت، متوازن اور تعلق باللہ کا ذریعہ بھی بنے۔

اسلامی تناظر میں انسان اور مصنوعی ذہانت:

انسان اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہے جسے نہ صرف ظاہری و باطنی قوتوں سے نوازا گیا، بلکہ اسے عقل، اختیار، ارادہ اور علم جیسی بے مثال صفات عطا کی گئیں، جو کسی دوسری مخلوق کو اس درجہ میں حاصل نہیں۔ انسان کا منصب "خلیفہ فی الارض" ہونا در اصل اس کے شعور، فہم اور تخلیقی صلاحیتوں کا اعتراف ہے۔ دوسری طرف، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اگرچہ انسانی عقل کی اختراعی پیداوار ہے، مگر یہ خود ارادی، اخلاقی یا اختیاری شعور سے خالی ایک خودکار (automated) نظام ہے، جو مخصوص کوڈز، ڈیٹا اور احکامات کے تحت کام کرتا ہے۔

1۔ارادہ، اختیار اور شعور کا فرق

قرآن مجید نے انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً۔[1]

میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

انسان کو جو مقام خلافت عطا ہوا ہے، وہ در اصل اس کی فکری بالیدگی، اختیاری قوت، اور اخلاقی ذمہ داری کی دلیل ہے۔ انسان اپنے عمل میں نیت، ارادہ، اور فیصلہ سازی کے مراحل سے گزرتا ہے۔ جبکہ مصنوعی ذہانت کسی بھی کام کو انجام دینے کے لیے صرف مخصوص دیے گئے حکم (command) یا ڈیٹا پر انحصار کرتی ہے۔ وہ کسی اخلاقی شعور، دلی جذبے، یا نیت کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرتی۔

2۔نیت و نفع کی بنیاد پر عمل

انسان اپنے اعمال میں نیت اور اخلاقی ذمہ داری کا لحاظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔[2]

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

جبکہ مصنوعی ذہانت میں نہ نیت کا تصور ہے، نہ اجر و ثواب کا۔ وہ صرف خارجی نظام میں عمل انجام دیتی ہے، نہ کہ اخلاقی یا روحانی سطح پر۔

3۔مسلسل عمل اور تھکن سے آزادی

یہ حقیقت ہے کہ انسان جسمانی اور ذہنی حدود کا حامل ہے۔ ایک خاص مدت کے بعد وہ تھکن محسوس کرتا ہے، اسے آرام، نیند، خوراک، اور جذباتی سکون کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے برعکس، مصنوعی ذہانت اور جدید مشینی نظام بغیر تھکے، دن رات، تسلسل کے ساتھ ایک ہی عمل کو دہرا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صنعتی، تعلیمی، اور تحقیقی میدانوں میں مصنوعی ذہانت کو وقت کی بچت اور استعداد کار بڑھانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہاں یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ تسلسل اور کارکردگی کا مطلب یہ نہیں کہ مصنوعی ذہانت انسانی شعور کی ہمسر بن گئی ہے۔ کیونکہ نہ اس میں سچائی کو جانچنے کی قوت ہے، نہ خیر و شر کے درمیان تمیز کا اختیار۔

---

[1] البقرہ:30

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الاولی، 1422ھ، ج1، ص6، ح1

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

4.تخلیق و تصرف: ایک قرآنی تناظر

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثال ایک ایسی مخلوق کے طور پر دی گئی ہے، جنہیں اللہ تعالی نے غیر معمولی علم، فہم اور تصرف عطا فرمایا تھا:

وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيۡرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى ٱلۡهُدۡهُدَ أَمۡ كَانَ مِنَ ٱلۡغَآئِبِينَ۔[1]

اور آپ نے (ایک روز) پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مجھے (آج) ہُدہُد نظر نہیں آ رہا۔ یا وہ ہے ہی غیر حاضر۔

جب سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کے تخت کی خبر ملی تو ایک جن نے دعویٰ کیا:

قَالَ عِفۡرِيتٞ مِّنَ ٱلۡجِنِّ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبۡلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَۖ ۔[2]

ایک قوی جن بولا: میں آپ کے اٹھنے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔"

پھر ایک شخص جسے "علم من الکتاب" دیا گیا تھا، اس نے کہا:

قَالَ ٱلَّذِي عِندَهُۥ عِلۡمٞ مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبۡلَ أَن يَرۡتَدَّ إِلَيۡكَ طَرۡفُكَۚ ۔[3]

"جس کے پاس کتاب کا علم تھا، اس نے کہا: میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔"

یہ قرآنی مثال جدید مصنوعی ذہانت اور automation کے اصولوں سے مشابہ ضرور دکھائی دیتی ہے، لیکن یہ الہی قدرت کا مظہر تھا نہ کہ انسانی ٹیکنالوجی کا کمال۔ آج اگر کوئی مشین لمحوں میں بڑا کام کر رہی ہے، تو وہ اسی اصول کا مادی مظہر ہے، جس کی بنیاد اللہ کی طرف سے انسان کو دی گئی علم و فہم پر ہے۔

5. علم اور اعتماد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ مقام عطا فرمایا جو نہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے قبول کیا:

إِنَّا عَرَضۡنَا ٱلۡأَمَانَةَ عَلَى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَٱلۡجِبَالِ فَأَبَيۡنَ أَن يَحۡمِلۡنَهَا وَأَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا ٱلۡإِنسَٰنُۖ إِنَّهُۥ كَانَ ظَلُومٗا جَهُولٗا۔[4]

ہم نے پیش کی یہ امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے (کہ وہ اس کی ذمہ داری اٹھائیں) تو انھوں نے انکار کر دیا، اس کے اٹھانے سے اور وہ ڈر گئے اس سے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے، بیشک یہ ظلوم بھی ہے (اور) جہول بھی۔

انسان نے اس امانت کو اٹھایا، یعنی علم، ارادہ، فہم اور جواب دہی کا بوجھ۔ یہ صفات کسی بھی مصنوعی نظام میں ممکن نہیں، خواہ وہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لے۔

انسان اور مصنوعی ذہانت کے درمیان تقابل کے بعد درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت محض ایک "نظام" ہے، انسان ایک ذمہ دار شعور ہے۔ مصنوعی ذہانت ا، انسان کی تخلیق ہے، انسان اللہ کی تخلیق ہے۔ مصنوعی ذہانت ارادہ، نیت اور شعور سے خالی ہے، جبکہ انسان کا عمل انہی پر قائم ہے۔ مصنوعی ذہانت کی کارکردگی مسلسل، تیز اور منظم ہو سکتی ہے، مگر وہ کبھی اخلاقی، روحانی یا شعوری برتری نہیں رکھ سکتی۔ اللہ تعالی نے علم، امانت، اور اختیار کا بوجھ انسان کو دیا، نہ کہ کسی مشین کو۔ لہذا تعلیم و تعلم کے میدان میں مصنوعی ذہانت کا استعمال اگرچہ وقت کی ضرورت ہے، لیکن اس کے اسلامی اخلاقی حدود اور انسانی شعور کی بالادستی کو ہر حال میں مقدم رکھنا ضروری ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح ہے کہ مصنوعی ذہانت کبھی انسان کا نعم البدل نہیں بن سکتی۔

اسلامی معاشرت میں (اے آئی) کے استعمال کی حکمت عملی:

اسلامی معاشرے کے اندر متعدد میدانوں میں مصنوعی ذہانت کو استعمال کیا جا سکتا جن میں معاشرتی، معاشی، تعلیمی اور مذہبی پہلو شامل ہیں۔

---

[1] النمل:20

[2] النمل:39

[3] النمل:40

[4] الاحزاب:72

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

1۔تعلیم و تعلم کے میدان میں کردار:

اسلام علم کے حصول اور نئی ایجادات کو بنانے کی ترغیب دیتا ہے قران پاک میں اللہ تعالی نے فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۔[1]

" بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ھیں ؟ یقینا نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں "

مصنوعی ذہانت ایک علم ہے جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے بشرط یہ کہ اس کا مقصد فائدہ پہنچانا ہو۔

یہ اسلامی معاشرے میں تعلیم کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہے قران وحدیث کی تشریح، اسلامی تاریخ کی تعلیم، دور فقہ کی تفہیم کے لیے (اے آئی) پر مبنی سافٹ وئرز استعمال کیے جاسکتے ہیں یہ طلباء کو انفرادی انداز میں رہنمائی فراہم کرسکتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو زیادہ موثر انداز میں سکھانے کے لیے نئے طریقے متعارف کرواسکتے ہیں۔

2۔مذہبی امور میں آسانی:

مصنوعی ذہانت اسلامی معاشرت خدمات جیسے: نماز کے اوقات، قبلہ کا تعین، زکوۃ کلکولیٹر اور شرعی مسائل کے حل کے لیے مفید ٹولز فراہم کرتی ہے جدید ایپلیکیشنز مسلمانوں کو دین کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

3۔معاشرتی اور اقتصادی ترقی:

مصنوعی ذہانت اسلامی معاشرے میں اقتصادی نظام کی بہتری کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہے اسلامی بینکنگ اور مالیاتی نظام میں اے آئی کو استعمال کر کے شریعت کے مطابق سود سے پاک نظام کو زیادہ شفاف اور منظم بنایا جاسکتا ہے۔

4۔عدلیہ اور قانون سازی میں معاونت:

قرآن وسنت کے مطابق انصاف کو برقرار رکھنا اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے جیسا کہ قرآن میں انصاف کا حکم دیا گیا ہے:

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُ بِٱلۡعَدۡلِ۔[2]

بے شک اللہ انصاف کا حکم دیتا ہے۔ "

مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام جیسے کی عدالتوں میں پیش گوئی کرنے والے ماڈلز انصاف کی فراہمی میں مدد گار ہوسکتے ہیں لیکن ان کا استعمال انسانی تعصب سے پاک ہونا چاہیے۔

5۔فتاوی نظام:

اس نظام پر مبنی فتوی فراہم کرنے والے سسٹم علماء کو دینی مسائل کے حل میں مدد دے سکتے ہیں لیکن انسانی علماء کی نگرانی ضروری ہے تاکہ غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔

6۔سماجی بہبود:

اسلام کا اہم اصول یہ ہے کہ یہ کام انسانیت کی بھلائی کے لیے کیا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ»[3]

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے لیے فائدہ مند ہو ۔

مصنوعی ذہانت غربت کے خاتمے کے لیے وسائل کی درست تقسیم اور حکومتی پالیسیوں کی رہنمائی کر سکتی ہے اس کے ذریعے اسلامی معاشروں میں جرائم کی نگرانی اور ان کی روک تھام کے لیے بہتر نظام قائم کیے جاسکتے ہیں۔

---

[1] الزمر:69

[2] النحل:90

[3] الطبراني، سليمان بن أحمد،، المعجم الأوسط، دار الحرمين–القاهرة:1415ھ–1995م، ج5، ص356، ح5541

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

7.اخلاقی اور مذہبی حدود:

اسلام اخلاقیات کو بہت اہمیت دیتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال میں اسلامی معاشرہ شرعی حدود کا پابند ہے اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو اور اس سے نقصان نہ پہنچے اس کا استعمال غیر اخلاقی سرگرمیوں جیسے جھوٹ فریب اور ناجائز تفریح کے لیے کرنا ممنوع ہو گا۔

8.دعوت اور اشتہار

اسلام کی دعوت تبلیغ ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے، قرآن میں بھی دعوت کا حکم ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۔[1]

(اے محبوب!) بلائیے (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت سے اور عمدہ نصیحت سے اور ان سے بحث (و مناظرہ) اس انداز سے کیجیے جو بڑا پسندیدہ (اور شائستہ) ہو۔ بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو بھٹک گیا اس کے راستے سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔

دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات کو موثر انداز میں پہنچانے کے لیے اے آئی پر مبنی سسٹمز استعمال کیے جاتے ہیں جو مختلف زبانوں میں قرآن و حدیث کا ترجمہ اور تشریح کر سکیں۔

فقہی مسائل میں مصنوعی ذہانت کے ممکنہ استعمال کی تجاویز:

اس سے پہلے کے ہم مصنوعی ذہانت کا تجزیہ فقہی مسائل پر کریں، فقہ کی تعریف بیان کرتے ہیں.

کتاب الوجیز فی اصول الفقہ میں فقہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"الفقه : العلم بالأحكام الشرعية العملية المكتسب من أدلتها التفصيلية."۔[2]

فقہ، شریعت کے عملی احکام کا وہ علم ہے جو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔

فقہ کی مذکورہ تعریف سے مراد ایسے احکام جو قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انسان کے اعمال اور زندگی کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔ عملی سے مراد وہ احکام ہیں جو انسان کے اعمال وافعال سے متعلق ہیں، مثلاً عبادات (نماز، روزہ) اور معاملات (خرید و فروخت، نکاح)۔

فقہ ان احکام کو تفصیلی دلائل سے حاصل کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ علم قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس جیسے شرعی مصادر سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی اجتہاد اور فتاوی کے میدان میں اہمیت درج ذیل پہلوؤں میں نمایاں ہوتی ہے:

1.قرآن کی تفہیم اور تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات

ترجمہ اور تفسیر کے لیے نیورل نیٹ ورک

ماڈلز GPT یا Google جیسے قرآن کا مختلف زبانوں میں ترجمہ تشریح فراہم کرنے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے شناخت معانی کے سیاق و سباق کو سمجھ کر بہتر ترجمے کیے جاسکتے ہیں۔

تجوید سیکھنے کے لیے صوتی Speech Recognition AI) کے ذریعے تجوید کے اصولوں کے مطابق قرآن کی تلاوت سیکھنے میں مدد دی جاسکتی ہے۔

صارف کی آواز کو سن کر AI تجوید کی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتا ہے اور درستگی کے لیے رہنمائی دے سکتا ہے۔

موضوعات کے حساب سے قرآن کی آیات کی درجہ بندی:

AI کے ذریعے قرآن کو موضوعاتی طور پر تقسیم کیا جاسکتا ہے تاکہ کسی بھی موضوع پر متعلقہ آیات فوری طور پر دستیاب ہوں، جیسے نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ۔

---

[1] النحل:125

[2] الزحيلي، الدكتور محمد مصطفى، الوجيز في أصول الفقه الإسلامي، دار الخير للطباعة والنشر والتوزيع، دمشق–سوريا الطبعة: الثانية، 2006ء، ص4

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

2.احادیث کی تفہیم میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات

احادیث کی تلاش کے لیے ڈیٹا میں

AIماڈلز کا استعمال کر کے کسی بھی حدیث کو موضوع، الفاظ، یا راوی کے حوالے سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔

حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کا تعین کرنے کے لیےAI ، اسناد اور متون کے تجزیے میں مدد دے سکتا ہے۔

احادیث کی درجہ بندی اور مطابقت

AIاحادیث کو مختلف فقہی مسائل کے مطابق ترتیب دے سکتا ہے تا کہ کسی مسئلے پر تمام احادیث آسانی سے دستیاب ہوں۔

احادیث کی صوتی تشریح

AIماڈلز صوتی اسسٹنٹس (جیسے Alexa یا Google Assistant کی مدد سے احادیث کی تلاوت اور ان کی تشریح فراہم کر سکتے ہیں۔

3.فقہی اصولوں کی تفہیم اور اجتہاد میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات:

فقہی مسائل کے حل کے لیے چیٹ بوٹس:

AI پر مبنی چیٹ بوٹس تیار کیے جاسکتے ہیں جو فقہ کے اصولوں اور اجتہاد کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کریں۔ مثال: "نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟"

اجتہادی مسائل میں رہنمائی:

AI فقہ کے مختلف مکاتب فکر (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے اصولوں کو سمجھ کر ایک مسئلے پر موجود تمام آراء پیش کر سکتا ہے۔

یہ پیچیدہ مسائل میں اجتہاد کے لیے علماء کی معاونت کر سکتا ہے۔

فقہی فتاوی کی تنظیم:

AI کے ذریعے فتاوی کو ایک ڈیجیٹل ڈیٹا میں میں منظم کیا جاسکتا ہے تا کہ ان تک آسان رسائی ممکن ہو۔ پرانے فتاوی اور جدید مسائل میں تعلق جوڑنے کے لیے AI کے تجزیاتی ماڈلز کار آمد ہو سکتے ہیں۔

نماز کے اوقات کی تعیین میں مصنوعی ذہانت کے استعمالات:

وقت کے حساب سے نماز کے شیڈول کی تشکیل:

AI سورج کے مقام اور موسم کی بنیاد پر مختلف علاقوں کے لیے نماز کے اوقات کو خودکار طور پر تیار کر سکتا ہے۔

نماز کے لیے یاد دہانی کے خودکار سسٹم تیار کیے جاسکتے ہیں۔

جغرافیائی محل وقوع کے مطابق اوقات:

AI GPS ڈیٹا کے ذریعے کسی بھی علاقے میں نماز کے اوقات کی درستگی فراہم کر سکتا ہے۔

ان علاقوں کے لیے خصوصی رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے جہاں دن اور رات کی مدت غیر معمولی ہو، مثلاً قطبی علاقوں میں۔

اذان کی خودکار یاد دہانی:

AI پر مبنی ایپس اذان کا وقت یاد دلا سکتی ہیں، حتی کہ مختلف آوازوں میں اذان پیش کر سکتی ہیں۔

5.دینی تعلیم اور تحقیق میں مصنوعی ذہانت کا کردار:

اسلامی علوم کے لیے مشین لرننگ:

قرآن، حدیث اور فقہ کے نصوص کا تجزیہ کرنے کے لیے مشین لرننگ کے ماڈلز استعمال کیے جاسکتے ہیں تا کہ ان میں پائے جانے والے اصولوں اور مسائل کا گہرا مطالعہ کیا جاسکے۔

تحقیقی مقالے اور کتب کے مواد کا خلاصہ پیش کرنے کے لیے AI مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

تعلیمی ایپس اور گیمز:

بچوں کے لیے AI پر مبنی ایپس تیار کی جاسکتی ہیں جو انہیں قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم تفریحی انداز میں دیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

ڈیٹا اینالیٹکس:

AI، اسلامی کتب اور فقہی ذخیرے کا تجزیہ کر کے اہم موضوعات اور رجحانات کو نمایاں کر سکتے ہے۔

جدید اجتہاد اور مصنوعی ذہانت کا کردار

جدید مسائل پر فتاوی:

AI، معاصر ٹیکنالوجی اور فقہی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے علماء کی معاونت کر سکتا ہے، جیسے کرپٹو کرنسی، مصنوعی ذہانت پر مبنی روبوٹس، یا بائیو ٹیکنالوجی کے مسائل پر۔

علماء کی معاونت:

AI علماء کے کام کو آسان بناتے ہوئے ان کے لیے تمام متعلقہ مواد فوری طور پر پیش کر سکتا ہے۔

مشہور AI ٹیکنالوجیز جو استعمال ہو سکتی ہیں:

1۔ نیورل نیٹ ورک ماڈلز:

جیسے GPT (OpenAI)، BERT (Google)

اسلامی مواد کے لیے مخصوص ماڈلز ترتیب دیے جا سکتے ہیں۔

2۔ نیشنل لینگویج پروسیسنگ (NIP):

یہ احادیث اور قرآن کے متون کو سمجھنے اور ان کا ترجمہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

3۔ مشین لرننگ الگورتھم:

فقہی اصولوں پر مبنی مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4۔ صوتی شناختی سسٹم:

قرآن کی تلاوت اور تجوید کی تربیت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

5۔ جغرافیائی نظام: (GIS)

نماز کے اوقات اور قبلہ کی سمت کے تعین کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اسلام کے مختلف شعبوں میں نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے قرآن، حدیث، فقہ، اور عبادات کو عام افراد کے لیے زیادہ قابل رسائی اور آسان بنایا جا سکتا ہے، جبکہ علماء کو جدید مسائل پر اجتہاد میں معاونت فراہم کی جا سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب

دور حاضر میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) نے زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے، اور تعلیم کا شعبہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلباء کی ایک بڑی تعداد AI کے مختلف ٹولز کو سیکھنے، سکھانے اور تحقیق کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ اگرچہ اس سے کئی فوائد حاصل ہو رہے ہیں، لیکن اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کی روشنی میں اس کے استعمال میں حدود، آداب اور احتیاط نہایت ضروری ہے۔ ذیل میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب و حدود پیش کی جا رہی ہیں ملاحظہ کیجئے۔

1۔ صحیح اور مستند علم کی تحقیق

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) نے جہاں تعلیم و تعلم کو سہل، تیز رفتار اور زیادہ موثر بنایا ہے، وہیں اس کے بعض منفی پہلو بھی نمایاں ہو رہے ہیں، جن میں سر فہرست غلط اور غیر مصدقہ معلومات کا پھیلاؤ ہے، خاص طور پر دینی علوم کے میدان میں۔ مصنوعی ذہانت پر مبنی بہت سے نظام، جیسے کہ چیٹ بوٹس اور سرچ انجنز، عام طور پر غیر مسلم ماہرین کی جانب سے تیار کیے گئے ہیں۔ ان کی علمی بنیادیں عمومی انسانی علوم، فلسفہ، اور دنیاوی معیارات پر رکھی گئی ہیں، جبکہ اسلامی علوم کی باریکیاں، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہی تفریق اور عقائد جیسے مضامین میں عمیق علمی پس منظر کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے نظامات سے حاصل شدہ دینی مواد بسا اوقات غلط، غیر متوازن یا غیر مستند ہوتا ہے، جو کہ طلباء اور عوام میں گمراہی اور فکری انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں خبر کی تحقیق اور تصدیق کو لازمی قرار دیا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ۔[1]

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔"

یہ اصول تعلیم کے شعبے پر بدرجہ اولیٰ لاگو ہوتا ہے، جہاں غیر مصدقہ معلومات طلباء کی علمی بنیاد کو کمزور کر سکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی بغیر تحقیق کے بات پھیلانے کو جھوٹ قرار دیا:

«كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»۔[2]

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ علم و تعلیم میں تحقیق، تبین اور تنقیح بنیادی اقدار ہیں۔ چنانچہ جو تعلیمی مواد مصنوعی ذہانت فراہم کرے، اس کو بھی پہلے جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے، بالخصوص دینی تعلیم کے میدان میں۔

- اساتذہ، محققین اور تعلیمی منتظمین پر لازم ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت سے حاصل کردہ مواد کو بلا تحقیق نصاب یا درس کا حصہ نہ بنائیں۔
- طلباء کو یہ شعور دیا جائے کہ مصنوعی ذہانت محض ایک علمی معاون ہے، نہ کہ قطعی و یقینی مصدر علم۔
- دینی مواد کی تصدیق اہل علم، معتمد کتب یا معتبر اسلامی اداروں سے کی جائے۔

بعض اوقات مصنوعی ذہانت کے سسٹمز میں جانبدارانہ (biased) پروگرامنگ یا محدود ڈیٹا کی بنیاد پر مخصوص نظریات یا مسلکی رجحانات کا پرچار بھی ممکن ہوتا ہے، جس سے طلباء کے فکری رجحانات متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں اسلامی تعلیم کا تقاضا ہے کہ:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌۚ۔[3]

اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔"

تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کا استعمال مفید ضرور ہے، مگر غیر مشروط اور غیر منضبط طریقے سے اس کا استعمال علمی انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔ اسلام تحقیق، صداقت اور ذمہ داری کے ساتھ علم کے حصول اور اشاعت پر زور دیتا ہے۔ لہٰذا مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ معلومات کا تنقیدی جائزہ لینا دینی فریضہ ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے اسلامی آداب اور تحقیقاتی معیارات طے کریں، تاکہ طلباء کو مفید، مستند اور معتدل علم میسر آ سکے۔

2۔استاد اور شاگرد کا تعلق متاثر نہ ہو

علم و تربیت کی دنیا میں استاد کا کردار ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے، جو نہ صرف علمی ارتقاء بلکہ اخلاقی، سماجی اور روحانی ترقی کا بھی ضامن ہے۔ استاد صرف وہ فرد نہیں جو درسگاہ میں کتابیں پڑھاتا ہے، بلکہ وہ ہر شخص جو کسی دوسرے کو علم، رہنمائی اور کردار سازی میں معاونت دے، استاد کہلانے کا مستحق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ، أُعَلِّمُكُمْ۔[4]

میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں، تمہیں تعلیم دیتا ہوں"

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ استاد کا مقام صرف معلم کا نہیں بلکہ مربی اور باپ کی مانند ہے۔ اس تعلق کی بنیاد محبت، شفقت، اعتماد اور کردار سازی پر ہے، جو کسی بھی مصنوعی نظام سے ممکن نہیں۔

---

[1] الحجرات:6

[2] قشيري، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح المسلم، دار إحياء التراث العربي- بيروت: 1334ھ، ج1، ص10، ح4

[3] الاسراء:36

[4] ابوداؤد، سليمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، المطبعة الأنصارية بدهلي- الهند 1323ھ، ج1، ص3، ح8

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

دور حاضر میں مصنوعی ذہانت نے علم و معلومات کے حصول کو بلاشبہ آسان، تیز تر اور مؤثر بنا دیا ہے۔ آج کا طالب علم دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر لمحوں میں کسی بھی موضوع پر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے:۔ کیا مصنوعی ذہانت استاد کی جگہ لے سکتی ہے؟ اس کا جواب واضح ہے: نہیں۔ مصنوعی ذہانت معلومات فراہم کر سکتی ہے، لیکن وہ انسانی تربیت، شفقت، جذبے، کردار سازی، رہنمائی اور فہم کی وہ گہرائی نہیں دے سکتی جو ایک استاد کے دل سے نکلتی ہے اور شاگرد کے قلب پر اثر انداز ہوتی ہے۔

3۔ پرائیویسی اور امانت داری

مصنوعی ذہانت کا استعمال جہاں تعلیمی میدان میں آسانی، سرعت، اور سہولت کا باعث بنا ہے، وہیں اس کے ساتھ سیکیورٹی اور پرائیویسی کے حوالے سے سنگین خدشات بھی سامنے آئے ہیں۔ چونکہ مصنوعی ذہانت کی بنیاد ڈیٹا کے وسیع استعمال اور مسلسل تجزیاتی عمل پر ہوتی ہے، اس لیے اس ٹیکنالوجی کے ذریعے افراد کی نجی معلومات، ذاتی ترجیحات اور علمی سرگرمیوں تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ یہی صورتحال بعض اوقات اسلامی تعلیمات کے برخلاف راز داری کی خلاف ورزی کا موجب بن سکتی ہے۔

فقہ اسلامی میں حق رازداری (Right of Privacy)

اسلام میں راز داری کا حق ایک بنیادی انسانی حق ہے، جسے شریعت مطہرہ نے نہایت اہمیت دی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں کسی کی نجی زندگی میں بلا اجازت مداخلت، چھان بین یا جاسوسی قطعی طور پر حرام اور ممنوع ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا۔[1]

اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی راز داری کی خلاف ورزی پر شدید وعید بیان فرمائی ہے:

وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ القِيَامَةِ۔[2]

. جو شخص لوگوں کی بات کو چھپ کر سنے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں، قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا۔

یہ وعید اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی شخص کی نجی گفتگو یا معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر سنا یا ریکارڈ کرنا نہایت سنگین گناہ ہے۔

آج کے تعلیمی ادارے مصنوعی ذہانت کی مدد سے طلباء کی کارکردگی، سیکھنے کے انداز، اور رجحانات پر مبنی ڈیٹا جمع کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کا مقصد تدریسی معیار کو بہتر بنانا ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ معلومات غیر محفوظ رہتی ہیں۔ غیر مجاز افراد کو رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ طلبہ و اساتذہ کے علمی و ذاتی ڈیٹا کے غلط استعمال کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں طلباء کی نجی زندگی، فکری رجحانات اور تعلیمی آزادی متاثر ہو سکتی ہے، جو نہ صرف اخلاقی خطرہ ہے بلکہ اسلامی اقدار کے خلاف بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علمی دیانت کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ جو شخص بغیر تحقیق اور تصدیق کے علم کو دوسروں سے منسوب کرے، یا کسی اور کی محنت کو اپنی طرف منسوب کرے، وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ»۔[3]

جو شخص ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اسے دی ہی نہیں گئی، وہ دو جھوٹے لباس پہننے والے کی مانند ہے۔"

آج بعض افراد مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ مواد کو اپنا علمی کارنامہ ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ اس میں ان کی محنت، تحقیق، یا فکری جدوجہد شامل نہیں ہوتی۔ یہ طرز عمل اسلامی اخلاق و دیانت کے سراسر منافی ہے۔ اسلام میں افراد کی نجی زندگی کو بے حد تقدس حاصل ہے، اور اسے بغیر اجازت فاش کرنا یا استعمال کرنا اخلاقی و شرعی طور پر ناجائز ہے۔ اس حوالے سے چند اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- بلا اجازت معلومات حاصل نہ کی جائیں۔

---

[1] الحجرات:12

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الأولی، 1422ھ، ج9، ص42، ح7042

[3] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الأولی، 1422ھ، ج7، ص35، ح5219

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

- دیگر افراد کے ڈیجیٹل یا علمی ڈیٹا کو ان کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔
- مصنوعی ذہانت سسٹمز میں موجود معلومات کو محض تجسس یا تفریح کے لیے نہ کھنگالا جائے۔
- طلباء، اساتذہ اور محققین کے ڈیٹا کی سیکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔

کاہلی اور سستی سے بچنا

انسان فطرتاً راحت پسند اور آسانی کے متلاشی مزاج کا حامل ہے۔ جب اسے سہولتیں بآسانی میسر آتی ہیں تو رفتہ رفتہ وہ محنت، جدوجہد اور عمل کے جذبے سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی حقیقت موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ مزید نمایاں ہوتی جارہی ہے۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت کا استعمال علمی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ میدان میں سہولت، رفتار اور نتائج میں بہتری کا ذریعہ بنا ہے، لیکن اگر اس کا بے جا یا غیر متوازن استعمال کیا جائے تو یہ کاہلی، سستی، اور فکری جمود جیسے سنگین اخلاقی و معاشرتی امراض کا سبب بن سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں سستی اور کاہلی کو ناپسندیدہ صفات میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں منافقین کی ایک بڑی علامت یہی بیان کی گئی کہ وہ عبادات جیسے اہم ترین عمل کو بھی سستی اور بے دلی سے انجام دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا۔[1]

"بیشک منافق (اپنے گمان میں) دھوکہ دے رہے ہیں اللہ کو اور اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے انھیں (اس دھوکہ بازی کی) اور جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کی طرف تو کھڑے ہوتے ہیں کاہل بن کر (وہ بھی عبادت کی نیت سے نہیں بلکہ) لوگوں کو دکھانے کے لیے اور نہیں ذکر کرتے اللہ تعالیٰ کا مگر تھوڑی دیر۔"

یہ آیت مبارکہ کاہلی اور بے دلی سے عمل کرنے والوں کی علامت اور انجام کو واضح کرتی ہے، اور متنبہ کرتی ہے کہ سستی صرف ایک جسمانی کیفیت نہیں بلکہ روحانی کمزوری بھی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے سستی، کاہلی، عاجزی اور ضعف ارادہ سے بچنے کے لیے دعا کا اہتمام کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِوَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ»[2]

"اے اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی، اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ دعا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سستی و کاہلی صرف دنیاوی نقصان کا سبب نہیں بلکہ آخرت میں بھی رسوائی کا باعث بن سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کا غلط استعمال انسان کو فکری اور عملی طور پر غیر فعال بنا سکتا ہے۔ جب ہر کام مصنوعی ذہانت پر چھوڑ دیا جائے۔ چھوٹے چھوٹے فیصلے بھی خود نہ کیے جائیں، یادداشت کی مشق، تجزیے، اور سوچنے کے عمل کو مصنوعی ذہانت سونپ دیا جائے، طلباء اپنے تحقیقی اور تحریری کاموں میں مصنوعی ذہانت پر مکمل انحصار کرنے لگیں، تو نتیجتاً انسانی دماغی و جسمانی صلاحیتیں زوال کا شکار ہو جاتی ہیں، اور فکری سستی عام ہو جاتی ہے۔

آج دنیا بھر میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد آرام طلبی اور سہل پسندی کا شکار ہے۔ تعلیم کے میدان میں ناکامی، روزگار سے محرومی، اور عملی زندگی میں جمود کی ایک بڑی وجہ محنت سے گریز اور سہولیات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہے۔ علامہ ابن قدامہ المقدسی فرماتے ہیں:

کاہل انسان اس لکڑہارے کی مانند ہے جو کمزور ہو اور درخت مضبوط، وہ سوچتا ہے کہ بعد میں کاٹ لوں گا، لیکن وقت کے ساتھ درخت اور مضبوط ہو جاتا ہے، اور وہ اور زیادہ کمزور۔"[3]

---

[1] النساء:142

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الأولی، 1422ھ، ج4، ص23، ح2823

[3] ابن قدامۃ المقدسي، أبو الفرج عبد الرحمن بن أبي عمر، الشرح الكبير على متن المقنع، دار الكتاب العربي للنشر والتوزيع، بیروت، 1403ھ، ج3، ص195

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

یہ تشبیہ آج کے مصنوعی ذہانت کے حد سے بڑھے ہوئے استعمال پر صادق آتی ہے جہاں انسان انتظار کرتا ہے کہ مشینیں کام کریں گی، جبکہ وہ خود غیر متحرک اور بے عمل ہوتا چلا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت ایک نعمت ہے، لیکن اس کا استعمال اعتدال، بصیرت اور شرعی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت: مددگار اور معاون تو ہو سکتا ہے، لیکن استاد، محنت اور ذاتی کوشش کا نعم البدل نہیں بن سکتا۔

مسلمان طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنی علمی ترقی کے لیے خود سنجیدہ محنت کرے۔ مصنوعی ذہانت کو صرف سہولت کے طور پر استعمال کرے، نہ کہ متبادل کے طور پر۔ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق سستی و کاہلی سے پناہ مانگے۔ اپنی جسمانی، دماغی اور روحانی صلاحیتوں کو مصنوعی انحصار کے بجائے عملی تجربے سے پروان چڑھائے۔

4.محنت اور مہارت میں کمی کا سبب نہ بنے

اسلام ایک محنت، مشقت اور خود انحصاری پر مبنی دین ہے۔ دین اسلام نے امت مسلمہ کو ہر دور میں علم و عمل، تیاری اور مہارت کا درس دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے ذہنی، فکری اور تکنیکی خود انحصاری کو ترک کر دیا ہے، اور دوسروں پر انحصار اور سہل پسندی کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں واضح حکم فرمایا:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٖ وَمِن رِّبَاطِ ٱلۡخَيۡلِ تُرۡهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمۡ۔[1]

اور تم (اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے) جس قدر طاقت رکھو، وہ تیار رکھو، اور گھوڑے باندھے رکھو تا کہ تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو۔"

اس آیت کریمہ میں "قوۃ" سے مراد محض جسمانی طاقت نہیں، بلکہ ہر قسم کی علمی، فکری، سائنسی، عسکری اور ٹیکنالوجیکل مہارت بھی شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحیح مسلم کی ایک روایت میں "قوۃ" کی تفسیر "الرمي" (تیر اندازی، یعنی فنی مہارت) سے کی، جو آج کے دور میں جدید ٹیکنالوجی، کوڈنگ، مصنوعی ذہانت، سائنس اور دفاعی مہارتوں کو بھی شامل کرتی ہے۔

اگرچہ مصنوعی ذہانت ایک عظیم علمی ترقی ہے، لیکن اس کا حد سے زیادہ انحصار بعض اوقات نوجوانوں اور طلبہ میں محنت سے گریز اور تخلیقی صلاحیتوں کی کمی کا سبب بنتا ہے۔ جب ہر چیز خود کار نظام (Auto systems)، مشینی تجزیہ (Machine-based analysis)، مصنوعی ذہانت (generated learning tools) کے ذریعے حاصل ہونے لگے، تو انسان کی سوچنے، لکھنے، تحقیق کرنے، اور مہارت حاصل کرنے کی صلاحیتیں بتدریج کمزور ہو جاتی ہیں۔

آج کا طالب علم اگر صرف مصنوعی ذہانت پر انحصار کرے گا، خود تحقیق نہ کرے گا، اساتذہ سے سیکھنے کی بجائے ہر سوال کا جواب Chatbot یا سافٹ ویئر سے تلاش کرے گا، تو اس کے اندر تخلیق (Creativity)، استنباط (Inference)، تنقید (Critical Thinking) اجتہاد، (Analytical Research) جیسے اوصاف دم توڑ دیں گے۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنہوں نے ماضی میں ابن سینا، فارابی، ابن خلدون اور امام غزالی جیسے نابغہ روزگار پیدا کیے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو میں خود محنت کرنے اور دوسروں پر بلاوجہ انحصار نہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

احادیث مبارکہ میں کئی جگہ محنت کش کو اللہ کا دوست قرار دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔[2]

کسی نے کبھی بھی ایسا عمدہ کھانا نہیں کھایا جتنا وہ ہے جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہو۔"

یہ حدیث ہر مسلمان کو سکھاتی ہے کہ وہ محنت، ہنر اور عمل سے خود اپنی ترقی کرے۔

مصنوعی ذہانت کو تعلیم و تعلم میں استعمال کرنا منفی نہیں بلکہ فائدہ مند ہے، بشرطیکہ یہ طلبہ کی محنت کا متبادل نہ بنے، صرف ایک معاون (supportive) ذریعہ رہے۔

---

[1] الانفال:60

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الاولی، 1422ھ، ج3، ص57، ح2072

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

5.تحقیقی اور تخلیقی سوچ کی حفاظت

انسانی دماغ فطری طور پر تخلیقی (Creative) اور تحقیقی (Analytical) صلاحیتوں سے مالامال ہے۔ قرآن کریم نے بھی انسان کو غور و فکر، تدبر و تعقل کی دعوت دی ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ۔[1]

"کیا تم غور و فکر نہیں کرتے ؟ "

اور یہی صلاحیتیں انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دیتی ہیں۔ لیکن اگر ان صلاحیتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے، یا مصنوعی ذرائع پر حد سے زیادہ انحصار کیا جائے، تو یہ دماغی قابلیت زنگ آلود ہو جاتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کا تعلیمی شعبے میں استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے۔ آج مضامین لکھوانا، اسائنمنٹس تیار کرانا، سوالات کے جوابات فوراً حاصل کرنا، تحقیق کے نتائج نکالنا۔ سب مصنوعی ذہانت کے ذریعے ممکن ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے بے محابا انحصار نے طلباء کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ طلبہ جب خود سوچنے، تجزیہ کرنے، سوال اٹھانے اور تحقیق کرنے کے بجائے مصنوعی ذہانت پر مکمل انحصار کرتے ہیں، تو دماغی صلاحیتوں میں جمود آتا ہے، علمی تجسس ختم ہو جاتا ہے، اور مسائل کو حل کرنے کی فطری صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔

اسلام نے علم کو صرف نقل کا مجموعہ نہیں بنایا، بلکہ ہر مسلمان کو تفکر، تجزیہ، اور اجتہاد کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ۔[2]

کہو از مین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے کیسے خلقت کی ابتداء کی۔ "

یہ آیت محض سیر و تفریح کی نہیں بلکہ تحقیقی مشاہدہ کی دعوت ہے۔ اس تحقیق نے مسلمانوں کو الجبرا، فلکیات، طب و جراحی، سائنس، اور فلسفہ و منطق جیسے علوم میں رہنما قوم بنا دیا تھا۔

مصنوعی ذہانت جتنی بھی ترقی کر لے، وہ انسانی جذبات، حقیقی رہنمائی، اور روحانی و اخلاقی تربیت کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ استاد محض معلومات کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک رہنما (Mentor)، ایک تحریک دینے والا (Motivator)، اور ایک مخلص مشیر (Advisor) ہوتا ہے۔ طالب علم جب استاد سے سوال کرتا ہے، یا خود کچھ تخلیق کرتا ہے تو وہ ایک فکری اور شعوری ارتقاء کی سیڑھی پر چڑھتا ہے۔

علم النفس کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی دماغ تب ہی ترقی کرتا ہے جب اسے چیلنج دیا جائے۔ اگر انسان سوچنے کا عمل ترک کر دے، یا ہر سوال کا جواب مشین سے لے، تو اس کا دماغ بے عمل ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر ایک تیز دھار آلہ طویل عرصے تک استعمال نہ کیا جائے تو وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے، اسی طرح دماغ بھی استعمال نہ ہونے کی صورت میں قوت فکر و تدبر کھو بیٹھتا ہے۔ اسی تناظر میں رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا نہایت جامع اور فکر انگیز ہے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ»[3]

"اے اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی، اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ "

یہ دعا ہمیں عمل، فکر، تحقیق اور کوشش کی ترغیب دیتی ہے۔

---

[1] الانعام:50

[2] العنکبوت:20

[3] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ: الطبعۃ: الاولی، 1422ھ، ج4، ص23، ح2823

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

خلاصۂ تحقیق

اس تحقیق میں واضح کیا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت اسلامی علوم میں ایک جدید تحقیقی معاون کی حیثیت رکھتی ہے، نہ کہ مستقل مجتہد یا مفتی کی حیثیت سے۔ AI معلومات کی تلاش، درجہ بندی، خلاصہ سازی، تقابلی مطالعہ، حوالہ جات کی ترتیب اور تحقیقی معاونت میں انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے، لیکن اس کی فراہم کردہ معلومات کی صحت کی ذمہ داری انسانی محقق پر ہی عائد ہوتی ہے۔

فقہی اصولوں کے مطابق ہر نئی چیز اصل کے اعتبار سے مباح ہے، جب تک اس کی حرمت پر کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اسی اصول کے مطابق AI کا استعمال بذاتِ خود جائز ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال شریعت، علمی امانت اور تحقیق کے اصولوں کے خلاف نہ ہو۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ AI کبھی بھی اجتہاد، استنباطِ احکام، فتویٰ نویسی یا نصوصِ شرعیہ کی حتمی تشریح میں انسانی علماء کا متبادل نہیں بن سکتی، کیونکہ اجتہاد کے لیے تقویٰ، فقہی ملکہ، نصوص کا عمیق فہم، مقاصدِ شریعت اور حالاتِ زمانہ کا ادراک ضروری ہے، جو مصنوعی ذہانت میں موجود نہیں۔

اسی طرح AI سے تیار شدہ مواد کو بغیر تحقیق اپنے نام سے پیش کرنا علمی خیانت اور سرقۂ علمی (Plagiarism) کے زمرے میں آ سکتا ہے، لہٰذا محقق کے لیے لازم ہے کہ وہ ہر معلومات کی اصل ماخذ سے تصدیق کرے۔

نتائجِ تحقیق

اس تحقیق کے نتیجے میں درج ذیل اہم نکات سامنے آئے:

1. مصنوعی ذہانت علومِ اسلامیہ میں ایک مؤثر تحقیقی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔
2. AI تحقیقی رفتار، معلومات کی دستیابی اور علمی تنظیم میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔
3. AI کی فراہم کردہ معلومات ہمیشہ درست نہیں ہوتیں، اس لیے تحقیق و تصدیق ضروری ہے۔
4. شرعی احکام اور فتاویٰ کی بنیاد صرف AI پر رکھنا درست نہیں۔
5. اجتہاد اور استنباطِ احکام صرف اہلِ علم کی ذمہ داری ہے۔
6. AI کا استعمال فقہی اعتبار سے مباح ہے، بشرطیکہ اس میں کسی حرام مقصد یا دھوکے کا عنصر نہ ہو۔
7. علمی امانت، حوالہ نویسی اور حقوقِ مصنف کا تحفظ ہر محقق پر لازم ہے۔
8. AI کے استعمال کے لیے اسلامی جامعات میں واضح تحقیقی پالیسی مرتب کی جانی چاہیے۔
9. AI اسلامی تحقیق میں سہولت فراہم کرتی ہے، لیکن انسانی علمی بصیرت کا نعم البدل نہیں بن سکتی۔
10. مستقبل میں AI اور اسلامی علوم کے باہمی تعلق پر مزید تخصصی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

سفارشات و تجاویز

1. اسلامی جامعات میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے واضح تحقیقی ضابطۂ اخلاق (Code of Ethics) مرتب کیا جائے۔
2. طلبہ اور اساتذہ کو AI کے ذمہ دارانہ استعمال کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔
3. AI سے حاصل شدہ ہر معلومات کی اصل مصادر سے لازماً تصدیق کی جائے۔
4. قرآن، حدیث اور فقہ کے مستند ڈیجیٹل ذخائر پر مبنی اسلامی AI پلیٹ فارم تیار کیے جائیں۔
5. اسلامی تحقیق میں AI کو صرف معاون (Assistant) کے طور پر استعمال کیا جائے، فیصلہ ساز (Decision Maker) کے طور پر نہیں۔
6. فقہی ادارے AI سے متعلق جدید مسائل پر اجتماعی اجتہاد (Collective Ijtihad) کو فروغ دیں۔
7. اسلامی جامعات میں "مصنوعی ذہانت اور اسلامی تحقیق" کے عنوان سے خصوصی کورسز متعارف کرائے جائیں۔
8. AI کے ذریعے علمی سرقہ (Plagiarism) کی روک تھام کے لیے مؤثر نظام وضع کیا جائے۔
9. AI کی تیاری اور تربیت میں اسلامی مصادر اور معتبر علمی ذخیرے کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

10. محققین تحقیق کی اصل روح، یعنی دیانت، امانت، تنقیدی تجزیہ اور اصل مآخذ کی مراجعت کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔

مصادرومراجع

1. قرآن کریم
2. ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن محمد، کتاب العبر و دیوان المبدا والخبر، مکتبۃ التجاریۃ، 1994ء
3. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، ادارۃ الحرم لاہور، 1316ھ
4. ابن ماجہ، محمد بن زید، سنن ابن ماجہ، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی، س ش نامعلوم
5. اصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبداللہ، المسند المستخرج علی صحیح الامام المسلم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، س ش نامعلوم
6. ابن کثیر، حافظ ابو الفداء عماد الدین اسماعیل ابن عمر، دار الطیبہ، للنشر والتوزیع، طبع ثانیہ، 1420ھ
7. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک، 1305ھ
8. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، شعب الایمان، تحقیق محمد سعید بسیونی، دارالکتب العلمیہ بیروت، 1410ھ
9. ترمذی، الامام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی، سعید ایچ ایم کمپنی کراچی، س ش نامعلوم
10. التبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح، المکتبۃ الاسلامیہ بیروت، 1405ھ
11. حنبل، امام احمد ابن حنبل، مسند حنبل، مؤسسۃ قرطبہ القاھرہ، س ش نامعلوم
12. خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل اردو بازار لاہور، 2009م
13. دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن دارمی، دارالکتاب العربی بیروت، 1407ھ
14. زبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس من جواہر القاموس، دارالہدایۃ، بیروت س ش نامعلوم
15. طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر (محقق) مکتبۃ العلوم والحکم موصل، 1404ھ
16. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک (تاریخ طبری)، دارالکتب العلمیۃ بیروت، 1407ھ
17. علاؤالدین، علی بن حسام، کنز العمال، مؤسسۃ الرسالۃ الطبعۃ الخامسہ، 1401ھ
18. عسقلانی، ابن حجر، تہذیب التہذیب، مطبع دائرۃ النظامیہ الہند، طبع اول، 1326ھ
19. الغزالی، محمد بن محمد، ابو حامد، المستصفٰی فی علوم الاصول، مطبع امیریہ، بولاق قاہرہ، 1322ھ
20. مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، طبع ثانیہ 1375ھ

- Russell, Stuart & Norvig, Peter. Artificial Intelligence: A Modern Approach. Pearson.
- McCarthy, J., What is Artificial Intelligence? Stanford University, 2007.
- Best AI Tools for Students in 2025 /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-forstudents-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.
- https://www.summarizer.org , Visted Site date , 15-08-2025.